سوال

(99) شادتِ حسین رضی اللہ عنہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضورؐ نے منقول ہے کہ ابن عباسؓ نے خواب میں آپ کو دیکھا چہرہ گرد آلود ہے بال بکھرے ہوئے ہیں ہاتھ میں خون کی بوتل تھی حضرت عباسؓ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ خون کی بوتل کیسی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں مقتل حسین گاہ سے آرہا ہوں اور تمام دن حضرت حسینؓ اور ان کے خاندان کا خون اکٹھا کرتا رہا۔ (مظاہر حق جدید، صفحہ نمبر ۹۳۷ امام بیہقی اور مسند احمد)

مولانا صاحب کچھ شیعہ حضرات نے ان احادیث پر اعتراض کیا ہے اور ان کی اسناد کے صحیح ہونے پر شک کیا ہے۔ آپ مہربانی فرما کر ہمیں قرآن و حدیث اور اسماء الرجال سے مطالعہ فرما کر ان کے راویوں کے بارے میں تحقیق ووضاحت تحریر فرمائیں۔

اگر یہ روایات صحیح ہیں تو بھی ان کے بارے میں مدلل تحریر کریں اور اگر ضعیف اور غریب ہیں تو ان کے ضعیف اور کمزور سند ہونے کی وجہ تحریر کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ الامین، اما بعد:

یہ روایت مظاہر حق قدیم (ج۵ ص۳۸۷) و مشکوۃ المصابیح (ح ۶۱۸۱) میں بحوالہ دلائل النبوۃ للبیقھی (۶/ ۴۷۱) و مسند احمد (۱/ ۲۴۲ ح ۲۱۶۵) مذکور ہے۔

وعن ابن عباس انہ قال: رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار اشعث اغبر، بیدہ قارورۃ فیہا دم، فقلت: بابی انت وامی ماہذا؟ قال: «ہذا دم الحسین و اصحابہ، لم ازل التقطہ منذ الیوم، فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت»

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: میں نے ایک دن دوپہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں خون کی ایک بوتل ہے۔ میں ن ے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہں، یہ کیا ہے؟ (یعنی آپ کی یہ حالت اور خون کی بوتل یا پیالہ کیوں ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، اسے میں (قتل گاہ حسین میں) صبح سے اکٹھا کر رہا ہوں۔

(ابن عباس نے) فرمایا: پھر میں نے اس (خواب کے) وقت کو یاد رکھا تو معلوم ہوا کہ اسی وقت (اور دن) وہ (حسین رضی اللہ عنہ) شہید ہوئے تھے۔

اسے احمد (االمسند ا/۲۴۲ ح ۲۱۶۵، ا/۲۸۳ ح ۲۵۵۳ کتاب فضائل الصحابۃ ۲/۹۷۷ ح ۱۳۸۱) طبرانی (الکبیر ۳/۱۱۰ ح ۲۸۲۲، ۱۲/۱۸۵ ح ۱۲۸۳۷) حاکم (۴/۳۹۷، ۳۹۸ ح ۸۲۰۱) بیہقی (دلائل النبوۃ ۶/۴۷۱) اورابن عساکر (تاریخ دمشق ۱۴/۲۲۸) نے حماد بن سلمہ عن عمار بن ابی عمار عن ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے۔ اسے امام حاکم و ذہبی دونوں نے صحیح مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔ حافظ ابن کثیر الدمشقی نے کہا: ''تفرد بہ احمد و اسنادہ قوی'' اسے (کب سبعہ میں سے) صرف احمد نے روایت کیا ے اور اس کی سند قوی ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۸/۲۰۲)

شیخ وصی اللہ بن محمد عباس المدنی المکی فرماتے ہیں:

''اسنادہ صحیح'' اس کی سند صحیح ہے۔ (تحقیق فضائل الصحابۃ ۲/۹۷۷)

حماد ب سلمہ:

آپ صحیح مسلم و سنن اربعہ کے مرکزی راوی ہیں: مثلاً دیکھئے صحیح مسلم (ج ا ص ۵۶ ح ۱۱۰/۹۵) و ترقیم دارالسلام (۲۱۴، ج ا ص ۷ز ح ۱۸۷/۱۱۹، ج ا ص ۹۱ ح ۲۵۹/۱۶۲) حماد بن سلمہ پر جرح مردود ہے۔

امام یحیی بن معین نے کہا: ''حماد بن سلمۃ ثقۃ'' حماد بن سلمہ قابل اعتماد راوی ہیں۔ (الجرح والتعدیل ۳/۱۴۲ و سندہ صحیح)

نیز دیکھئے تاریخ الدارمی: ۳۷ و سوالات ابن الجنید: ۱۷۲، وقال: ثقہ ثبت

العجلی المعتدل نے کہا: ''بصری ثقۃ، رجل صالح، حسن الحدیث'' (التاریخ بترتیب الہیثمی والسبکی: ۳۵۴)

یعقوب بن سفیان الفارسی یا حجاج (بن منہال) نے کہا: ''وھو ثقۃ'' (کتاب المعرفۃ والتاریخ ۲/۶۶۱)

اسے درج ذیل محدثین نے بھی ثقہ و صحیح کہا ہے:

۱: احمد بن حنبل (سوالات ابن ہانی: ۲۱۳۰، ۳۱۳۱ و موسوعۃ اقوال الامام احمد بن حنبل ۱/۲۹۹)

۲: ابن حبان (کتاب الثقات ۶/۲۱۶ و صحیح ابن حبان الاحسان: ۱۴، ۲۲، ۵۰)

۳: ابن شاہین (ذکر من اختلف العلماء و نقاد الحدیث فیہ ص ۴۱)

۴: الترمذی (۷۲، ۳۰۷، ۱۲۳۸......)

۵: ابن الجارود (۴۶، ۱۰۷، ۱۲۴)

۶: الحاکم (۲/۶۰۸ ح ۴۲۰۵ وغیرہ)

۷: ابن خزیمہ (۱/۲۰۸ ح ۴۰۰ و ح ۳۶۰، ۱۴۱۲)

۸: الساجی: ''کان حافظا ثقۃ مامونا'' (تہذیب التہذیب ۳/۱۵) وغیرہم

حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ ''الامام الحافظ شیخ الاسلام'' (تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۰۲ ت ۱۹۷)

'ولم یحط حدیثه عن رتبة الحسن'' اور اس کی حدیث حسن کے درجے سے نہیں گرتی۔ (سیر اعلام النبلاء ۷/۴۴۶)

حافظ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں: ''ثقة عابد اثبت الناس فی ثابت، وتغیر حفظه باخرة'' ثقہ عابد تھے، ثابت (البنانی) سے روایت کرنے میں سب لوگوں سے زیادہ ثقہ ہیں، آپ کا حافظہ آری عمر میں متغیر ہوگیا تھا۔ (تقریب التہذیب ۱۴۹۹)

حماد بن سلمہ سے روایت مذکورہ درج ذیل محدثین نے بیان کی ہے۔

۱: عبدالرحمن بن مہدی (احمد/۲۴۲)

۲: عفان (احمد/۲۸۳)

۳: الحسن بن موسی الاشیب (الحاکم فی المستدرک ۲/۳۹۷) وغیرہم

حماد بن سلمہ سے عبدالرحمن بن مہدی، عفان اور حسن بن موسیٰ کی روایات صحیح مسلم میں بطورِ حجت موجود ہیں۔ (تہذیب الکمال / موسسۃ الرسالۃ ۲/۲۷۸ و صحیح مسلم ۸۱/۲۹۷ دارالسلام: ۴۴۹، ۲۰۳/۳۴۷، سلام: ۵۰۰، ۱۸۷/۱۱۹ سلام: ۳۱۴)

صحیحین میں جس مختلط و متغیر الحفظ راوی سے استدلال کیا گیا ہے اس کی دلیل ہے کہ مذکورہ روایات قبل از اختلاط کی ہیں۔ دیکھئے مقدمۃ ابن الصلاح (ص ۴۶۶ دوسرا نسخہ ۴۹۹) خلاصہ یہ کہ روایت مذکورہ پر اختلاط کی جرح مردود ہے کیونکہ یہ اختلاط و تغیر سے پہلے کی ہے۔ والحمد للہ

نتیجہ:

یہ روایت صحیح (یا حسن لذاتہ) ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص268

محدث فتویٰ